Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ، ۵ صلح ۱۳۵۲ھش، ۵ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۴

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۴ ماہ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۴ ماہ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

شدید کھانسی اور نزلہ کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے۔

آج پسلی میں بھی درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مرکز احمدیت ربوہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریباً سوا لاکھ فدائیوں کا اجتماع عظیم

مہمانوں کی رہائش و طعام کے وسیع اور عدیم النظیر انتظامات۔ احباب ربوہ کی طرف سے مہمانوں کی پُرخلوص خدمت

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز تقریر

(قسط نمبر ۳)

مہمانوں کی رہائش و طعام کے عدیم النظیر انتظامات

جلسہ سالانہ کے موقع پر جبکہ ایک لاکھ سے زائد مہمان سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے دُور نزدیک سے بڑی محبت و عقیدت کے ساتھ اپنے مرکز میں تشریف لاتے ہیں۔ ان کی رہائش و طعام کا تسلی بخش انتظام کرنا — اور ان کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانا۔ ہر سال مخلصین ربوہ کا بظاہر ایک مشکل لیکن دراصل ایک خوشگوار فریضہ ہوتا ہے جسے وہ بصد ذوق و شوق ہنستے ہوئے چہروں اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ ہر سال ادا کرتے ہیں۔ مہمانوں کی اتنی کثیر تعداد کے لئے رہائش کا انتظام اور ہر روز بروقت کھانا تیار کرنے اور پھر کھلانے کے انتظامات جس قدر حسن و خوبی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر طے پاتے ہیں بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کی ہرگز کسی اور جگہ مثال نہیں مل سکتی۔ دراصل یہ نتیجہ ہے اتحاد کا۔ اس باہمی تعاون اور اخلاص و محبت کا جو خلافت کے بابرکت نظام کی وجہ سے خدا کے فضل سے افراد جماعت میں پایا جاتا ہے اسی کی بدولت ہر سال بغیر کسی خاص دقت کے یہ سارے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔ خدام ربوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کو عین سعادت اور اپنی خوش بختی سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان کی سہولت و آرام کی خاطر دن رات ایک کر دیتے ہیں اور اسی میں وہ راحت محسوس کرتے ہیں۔

حسب سابق امسال بھی افسر جلسہ سالانہ کے فرائض محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے سرانجام دیئے۔ جنہیں خدا کے فضل سے مہمان نوازی کی تقریبات کا وسیع انتظامی تجربہ ہے اور یہ ملکہ انہیں اپنے بزرگ باپ (حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے بھی وراثتاً ملا ہے۔ آپکے ماتحت تین نائب افسر جلسہ سالانہ تھے، یعنی محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر۔

انتظامات کو بہ احسن سرانجام دینے کے لئے تیس مختلف نظامتیں مقرر تھیں مثلاً نظامت سپلائی۔ نظامت مکانات۔ نظامت استقبال و الوداع۔ نظامت مہمان نوازی۔ نظامت نگرانی و حاضری معاونین۔ نظامت آب رسانی۔ نظامت اجرائے پرچی خوراک۔ نظامت طبی امداد وغیرہ وغیرہ۔

ہر نظامت میں افسر صیغہ اور نائب افسر صیغہ کے ماتحت معاونین کی بہت بڑی تعداد تھی جو دن رات اپنے فرائض میں منہمک رہی۔

مہمانوں کے قیام کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مختلف اجتماعی قیامگاہوں کا انتظام تھا، جہاں وہ ایک تنظیم کے ماتحت جماعت وار رہائش پذیر رہے۔ پھر بہت سے خیمہ جات اور چھولداریوں کا بھی اہتمام تھا ان کے علاوہ ربوہ کا قریباً ہر گھر مہمانوں سے پُر تھا۔ ان سب جگہوں پر پرالی بچھا دی گئی تھی جس پر مہمان رات کو آرام کرتے تھے۔ ان کے لئے روٹی اور کھانا تیار کرنے کے لئے تین لنگر خانوں کی علیحدہ علیحدہ نظامتیں قائم تھیں۔ یعنی لنگر خانہ دارالصدر (ناظم ملک سیف الرحمان صاحب)، لنگر خانہ دارالرحمت (ناظم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب) لنگر خانہ دارالعلوم (ناظم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد) لنگر خانہ دارالصدر میں روٹی تیار کرنے کے لئے سوئی گیس سے چلنے والی ۶ مشینیں نصب تھیں جو تھوڑے سے تھوڑے عرصہ میں ہزاروں کی تعداد میں روٹیاں تیار کرتی رہیں۔ اس لنگر خانہ میں سوئی گیس کی ایک خودکار مشین بھی نصب ہے، جس میں روٹی کے پیڑے بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ گوندھا ہوا آٹا مشین میں ڈال دیا جاتا ہے روٹیاں از خود تیار ہو کر پکتی چلی جاتی ہیں لیکن یہ مشین سردست تجرباتی مراحل میں ہے۔

لنگر خانہ دارالرحمت میں سوئی گیس کی دس مشینیں دن رات کام کرتی رہیں۔ البتہ لنگر خانہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

ماہ بماہ چندہ عام - حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کی ادائیگی کا بار نہیں پڑتا۔

(ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سید عبدالحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرنے کا وقت

ہمارا جلسۂ سالانہ ہر سال ہی ہمارے لئے بے انتہا خوشی کے سامان لے کر آتا ہے جلسہ کے موقع پر ہم ہر سال نصرتِ الٰہی کو بارش کی طرح برستے دیکھتے اور اسکی عظیم الشان برکتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے ایسے حقائق و معارف سننے کا انمول موقع میسر آتا ہے جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اس طرح ہمیں بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے اور معلوماتِ دینی کو وسیع کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ پھر طلب علم، امداد اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے مواقع بھی بے حساب میسر آتے ہیں جس سے رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہو کر تمام بھائیوں کے رُوحانی طور پر ایک ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن مقبول دُعاؤں کے وارث بنتے ہیں جو حضور علیہ السلام نے جلسہ میں سال بہ سال شرکت کرنے والوں کے لئے پہلے ہی کی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں خلیفۂ وقت کی خاص دُعاؤں اور توجہ سے حصہ لینے کی سعادت بھی ملتی ہے اور ہم اپنی اپنی استعداد کے مطابق عند اللہ اس بات کے مستحق ٹھہرتے ہیں کہ ہم میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

یہ سب برکتیں امسال بھی جلسۂ سالانہ کے طفیل ہمیں بے حساب ملیں یہانتک کہ ہمارے دامن ہائے استعداد پُر ہو ہو گئے۔ ان برکتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے امسال خوشی کے ایسے ایسے نئے سامان بھی بہم پہنچائے کہ دل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ پہلی اور سب سے اہم خوشی ہمیں یہ نصیب ہوئی کہ امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے احباب کی تعداد میں گزشتہ تمام سالوں کی نسبت غیر معمولی اضافہ ہوا حتیٰ کہ یہ تعداد سوا لاکھ کے قریب جا پہنچی۔ پھر ہمیں یہ خوشخبری بھی ملی کہ خالص اور دلی محبوں کے نفوس و اموال میں برکت اور کثرت کا وعدہ جو اوّل دن سے ہی پورا ہوتا چلا آرہا ہے اب اس حد تک نمایاں صورت اختیار کر چکا ہے کہ دنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی آگے نکل چکی ہے۔ مزید برآں اس خوشخبری پر بھی ہمارے دل خوشی سے معمور ہوئے بغیر نہ رہے کہ نائیجیریا میں جماعت کو ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں خطیر رقوم کے وعدہ جات کی وصولی اموال میں موعودہ برکت کا ایک درخشندہ ثبوت فراہم کرنے کا باعث بنی نیز بیرونی ممالک میں درجنوں نئی مساجد کی تعمیر اور علی الخصوص مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں احمدیہ ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام اور ان کے ذریعہ انجام پانے والے عظیم الشان کام کی نہایت ایمان افروز تفصیلات ہمیں مسرتوں سے مالا مال کرنے کا کچھ کم موجب ثابت نہ ہوئیں۔ جلسہ سالانہ میں ہمارے لئے ہر طرف مسرتیں ہی مسرتیں تھیں جو ہماری خوش بختی و خوش نصیبی کو چار چاند لگانے کا باعث بنیں۔ الغرض امسال ہمارا للّٰہی جلسہ سالانہ ہمارے لئے خوشیوں اور مسرتوں کے ایسے غیر معمولی سامان لے کر آیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہوئے خوشی سے پھولے نہ سمائے۔

مسرتوں اور شادمانیوں کے اس ہجوم میں ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم خوشی منانے کے مومنانہ طریق کو اپنانے میں خاص تعہد سے کام لیں۔ وہ طریق جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے یہی ہے کہ ہم ان تمام کامیابیوں کو جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں کسی لحاظ سے بھی اپنی طرف منسوب نہ کریں بلکہ انہیں تمام تر اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطاء خاص تسلیم کرتے ہوئے اس کا شکر بجالائیں اور اُس کے آستانہ پر اور زیادہ تعہد کے ساتھ جھکیں اور آئندہ بھی اُس کی رضاء کی راہوں پر چلنے کا عزم صمیم کر کے اُس کے حضور یہ عہد کریں کہ ہم دنیا میں اسلام کی سربلندی کی خاطر پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں بجالائیں گے اور اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک کہ اسلام عملاً پوری دنیا میں غالب نہ آجائے۔ یہ وقت ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے بارش کی طرح برسنے والے فضلوں اور انعاموں پر حمد اور شکر کے رنگ میں اللہ تعالیٰ سے ایک نیا تعارف پیدا کریں اور پھر رضاء الٰہی کی راہوں پر نئے عزم کے ساتھ گامزن ہوتے ہوئے خدمت و فدائیت اور قربانی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی کے لئے مومن اور کافر کی خوشی کے باہمی فرق کو بڑی تفصیل سے واضح فرمایا ہے اور کھول کھول کر بتایا ہے کہ کسی کامیابی یا انعام کے حاصل ہونے پر مومن کس طرح خوشی مناتا ہے اور برخلاف اس کے کافر کا خوشی منانے کا طریق کیا ہوتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خدائی وعدوں کے عین مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر حاصل ہونے والی خوشیوں کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں تاکہ ہم خوشی منانے کے صحیح طریق پر گامزن رہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے مزید فضلوں اور انعامات کے مورد بنیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خوشی منانے کے صحیح طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے۔ مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ . . . . . .

اس لئے اپنی دُعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفتِ الٰہی ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ . . . . اگر اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑنا ہے تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اُس کی طرف نہ جھکے۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

الغرض یہ وقت ہمارے لئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جلسۂ سالانہ کے مبارک موقع پر عظیم الشان کامیابیوں اور خوشیوں سے نوازا ہے خدا تعالےٰ سے ایک نیا تعارف پیدا کرنے کا وقت ہے، کامیابیوں اور خوشیوں کے نتیجہ میں ہماری ہمت اور حوصلہ میں جو نئی زندگی آئی ہے اس سے فائدہ اُٹھا کر اللہ تعالےٰ کی معرفت میں ترقی کرنے اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں اور کامیابیوں اور خوشیوں کا مستحق بننے کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس وقت کی قدر کرنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن پاک اور اسلامی اقدار

جو نومبر ہدایت سوکیہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس کی تقریر

۱۷ نومبر ربوہ کو لجنہ اماء اللہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اور لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی پُرمسرت تقریب میں لجنہ اماء اللہ ماریشس کی نمائندہ اور صدر محترمہ ہدایت سوکیہ صاحبہ نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا اردو ترجمہ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میری بہنو! میں ہی قابل احترام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پیاری بہنو اور بچیو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جبکہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ میں آپ بہنوں کے درمیان ہوں۔ آج کا دن میرے لئے خوشیوں اور مسرتوں سے بھرپور ہے۔ سالانہ اجتماع میں شمولیت کی بدولت میری ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے لجنہ اماء اللہ کے جشن پنجاہ سالہ میں شمولیت کی سعادت نصیب کی۔ اس لئے میں اس کی انتہائی شکر گزار ہوں۔

سب سے پہلے میں لجنہ اماء اللہ ماریشس اور اپنی طرف سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی جو نہ صرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر بلکہ ہمارے لئے ماں کا درجہ رکھتی ہیں کی خدمت میں مبارکباد اور نیک خواہشات کا تحفہ پیش کرتی ہوں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے لئے میرے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے اور نکلتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقصد میں کامیاب فرمائے خدا تعالیٰ آپ کو غیر معمولی استقلال اور عزم و حوصلہ بخشے تا اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ آمین

اسلام اور احمدیت کی تاریخ کے اوراق میں لجنہ اماء اللہ کے کارنامے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے اور ہم یہ دعا کرتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ آئندہ پچاس سال پہلے سالوں سے زیادہ درخشندہ و تابندہ ہوں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب تمام بہنیں خلافت حقہ سے اپنی وابستگی کو اور زیادہ پختہ کر لیں اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم اور اسلام کے مطابق ڈھال لیں ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں ہماری زندگی کے سامان ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ
کِتَابًا فِیْہِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ۔ (الانبیاء)

قرآن کریم میں ہمارے لئے ہر سامان موجود ہے قرآن کریم کا محض پڑھنا اور پھر اسے ایک طرف رکھ دینا جیسا کہ ہم میں سے اکثر کرتی ہیں مناسب نہیں قرآن کریم کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیئے کیا ہمیں حضرت عائشہؓ کا یہ قول یاد نہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کی عملی تصویر ہے اور ہمیں چونکہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ کے مطابق عمل کرنا ہے اس لئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم پر کاربند ہونا ہوگا۔ صرف اسی صورت میں ہم خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کر سکتی ہیں اور صرف اسی صورت میں خدا تعالیٰ ہمیں اپنے ان انعامات کا وارث بنائے گا جن کا وعدہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ آئیے ہم قرآن کریم کو ایسے رنگ میں پڑھیں کہ ہماری زندگیاں اس کے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور ہمارے اخلاق قرآن کریم کی تعلیم کے شایان شان ہوں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی احکام پر پوری طرح عمل کریں ان احکام میں سے ایک حکم انفاق فی سبیل اللہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ
فِتْنَۃٌ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ
اَجْرٌ عَظِیْمٌ فَاتَّقُوا
اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا
وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا
خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ وَمَنْ
یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ
ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اِنْ
تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا
حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ
وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ۔ (التغابن)

تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک آزمائش کا ذریعہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہارے ہی جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے نجات پا جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کرو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان کریگا اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

سورۃ الکہف میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ
رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا

مال اور بیٹے اس دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک اور مناسب حال کام ہی جو ان چیزوں سے کئے جائیں تیرے رب کے نزدیک بدلہ کے لحاظ سے بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

اس آیت میں جن باقی رہنے والے اعمال صالحہ کا ذکر ہے وہ کون سے ہیں؟ جب ہم قرآن کریم کو بار بار پڑھتے اور اس کی ہر آیت پر غور و تدبر کرتے ہیں تو ان کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر ہم اچھے اعمال بجا لانے اور نیکیاں کرنے کے مواقع کو ضائع کر دیں گے تو قیامت کے دن ہماری حالت بڑی افسوس ناک ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا
وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ
مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ
ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ
اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ
(آل عمران)

جو لوگ منکر ہو گئے ہوں اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے ہوں ان میں سے کسی سے زمین بھر کے سونا بھی جسے وہ فدیہ کے طور پر دیں ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے۔ جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

ہمیں یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ اگر ہم نیک اعمال بجا لانے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے تو اس کا نقصان ہمیں ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اگر ہم اس کی ہدایات پر ایمان نہیں لائیں گے تو اس کا کوئی نقصان نہیں بلکہ وہ کوئی اور قوم آگے لے آئیگا جو اس کے احکام پر عمل کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرے گی۔ ارشاد ربانی ہے۔

ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمِنْکُمْ
مَّنْ یَّبْخَلُ وَمَنْ یَّبْخَلْ
فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ
وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ
وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ
قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا
اَمْثَالَکُمْ (محمد)

سنو۔ تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے۔ ورنہ اللہ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح سستی کرنے والے نہیں ہوں گے۔

یہ دنیا غفلت اور کھیل کود کا مقام ہے۔ اصل زندگی وہی ہوگی۔ جو آخرت میں ایک مومن کو میسر ہوگی۔ اس زندگی کیلئے ابھی سے سامان مہیا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ
اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ
الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ
لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (عنکبوت)

باقی آئندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

غلبۂ اسلام کے لئے عیسائیت کے ساتھ آخری جنگ

اب چلنے کا وقت نہیں رہا۔ اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے

(خلیفۃ المسیح الثالث)

(از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے اُس وقت مبعوث فرمایا جب مسلمانوں میں علماء کہلانے والے جو دین کی حفاظت کے لئے مقرر تھے خود انتخاب کر کے عیسائیت کی آغوش میں جا کر ایک انسان کو خدا ماننے لگے تھے۔ اور ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک طرف اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح ملتجی ہوئے۔

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابر یاس اور رات تاریک و تار

ان دلوں کو خود بدل دے اے قدیر و قادر خدا
تو تو رب العلمین ہے اور سب کا شہریار

دوسری طرف حضور نے دنیا کے سامنے یہ اعلان فرمایا:۔

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تاریکیوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت سرد ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک دنیا اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں" (کتاب البریہ)

امام الزمان کے آنے کے ساتھ ہی انوار کی بارش ہونی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلطان القلم بھی بنایا۔ اور آپکی تحریر و تقریر میں اس قدر زور پیدا کر دیا کہ اسلام کی حقانیت لوگوں پر روز روشن کی طرح نظر آنے لگی۔ اور ان کے دل کہہ اٹھے کہ

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی صداقت کی تائید میں زبردست نشان آسمانی ظاہر فرمائے جس کا نشانہ بھی امریکہ کا ڈوئی بھی آریہ سماج کا لیکھرام اور بھی ہندوستانی عیسائیوں کا آتھم اور کبھی کوئی اور ایسے معاندین اسلام بنتے رہے اور اسلام غالب آنے لگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر بہت بڑا فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جماعت کو خلافت حقہ اسلامیہ سے سرفراز کیا اس طرح جو کام حضور نے شروع فرما دیا تھا وہ حضور کے خلفاء کے عہد میں بھی جاری رہا۔ اور ترقی کرتا ہی چلا گیا۔

اب جب ہم خلافت ثالثہ کا کامیاب مبارک عہد دیکھ رہے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ حضرت ناصر دین احمد نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی تکمیل اشاعت ہدایت کے کام کو تیزی سے تیز تر کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ اور اس کام میں غیر ممالک کو بھی نظر انداز نہ فرمایا۔ آپ نے یورپ اور تثلیث کے مراکز کا دورہ کیا جہاں ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے گھر کا افتتاح فرمایا یہ مسجد جماعت احمدیہ نے زر کثیر خرچ کر کے تعمیر کی تھی اور مختلف ممالک میں جا کر اسلام کا پیغام وہاں کے لوگوں تک پہنچایا۔ مبلغین اسلام جو رات دن تکمیل اشاعت ہدایت کے کام میں آپکی نگرانی میں وہاں مصروف عمل ہیں۔ ان کو ہدایت سے نوازا جس سے ان میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا

۱۹۷۱ء میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے تفصیلی دورہ کا پروگرام مرتب ہوا۔ یہاں کے باشندے شرف انسانیت سے بھی محروم چلے آ رہے تھے ان کے ساتھ ان کے یورپی حکمران جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرتے رہتے تھے تاہم انہیں عیسائیت کے جال میں پھنسانے اور اسلام سے متنفر کرنے کے لئے انہوں نے کچھ مدارس اور ہسپتال کھول رکھے تھے جن کا غرض خدمت انسانیت نہ تھی بلکہ اس کی آڑ میں انکو عیسائی بنانے کا وسیع پروگرام بنایا ہوا تھا۔ ان حالات میں ضروری تھا کہ حضور بنفس نفیس وہاں جا کر تمام حالات کا جائزہ لیتے۔

اور یہ بھی ضروری تھا کہ

"اسلام کا محبت اور پیار، اخوت اور مساوات کا پیغام"

مغربی افریقہ کے ممالک میں بسنے والوں تک پہنچایا جاتا۔ چنانچہ اسی پیغام کو وہاں کے چھ ممالک میں رہنے والوں تک پہنچانے والوں کے لئے مسیح محمدی کے ظہور کے خلیفہ حضرت حافظ ناصر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جون سفر اختیار کر کے یہ عظیم کام سرانجام دیا۔ کھول کر سنانے والے آپ کی زبان سے سنا۔ اور قلوب میں اپنے اپنے شکوک کو رفع کیا اور اسلام کا منور چہرہ انہیں نظر آنے لگا۔

ابھی آپ انہی ممالک میں ملک گیمبیا کا دورہ کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبۂ اسلام کی ایک بے نظیر سکیم الہاماً فرمائی جس کا اعلان سب سے پہلے آپ نے سیرالیون میں ایک پریس کانفرنس میں فرمایا پھر انگلستان میں اپنے مخلص فدائیوں کے سامنے اسے تفصیل سے بیان کرنے کے بعد "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک کا اجراء کیا اور وہاں سے پاکستان پہنچ کر یہاں بھی اسے جاری فرما دیا۔ اس عظیم تحریک کا مقصد اور مدعا کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہے کہ اقوام عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطہ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے، جوان، بچے اور عورت کو دنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم نے انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا ہے۔ (الفضل ۲ ص)

یورپ میں عیسائیت جس سرعت کے ساتھ زوال پذیر ہے اس کا اندازہ صرف اس امر سے ہو سکتا ہے کہ سینکڑوں گرجے اس وقت بند ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض سینما گھروں یا دوسرے کاموں کے لئے استعمال ہو رہے ہیں اور بیسیوں پر "برائے فروخت" کے بورڈ آویزاں ہیں۔ یہاں سے مایوس ہو کر اب پادریوں نے افریقہ کی طرف توجہ کی ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

"فکر و تدبر کرنے والے عیسائی پادری میرے نزدیک اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ انکا اسلام کے ساتھ آخری معرکہ افریقہ میں ہے اور اب وہاں بڑا زور دے رہے ہیں انگلستان میں گرجے برائے فروخت اور افریقہ میں نئے گرجے بنوا رہے ہیں (الفضل ۲۰)

اس الٰہی تحریک کا منشا ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ ایسا مضبوط ریزرو فنڈ ہمارے پاس ہو جس سے دہریت اور لادینیت اور عیسائیت کے خلاف ایک معرکۃ الآراء جنگ لڑی جا سکے اور کسی وقت غلبہ اسلام کی اس مہم میں اس وجہ سے روک پیدا نہ ہو کہ ہمارے پاس کام کرنے والے مجاہدین اور کام کو چلانے کے لئے روپیہ موجود نہیں اور غلبہ اسلام کی مہم تیز سے تیز تر ہو جائے۔

جماعت کی توجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہو چکی ہے کہ وہ اپنے امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جانی اور مالی جہاد میں بڑی خوشی سے حصہ لینے کے لئے مستعد رہتی ہے اس تحریک کو بھی خدا تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور جانی اور مالی دونوں قسم کی قربانیاں پیش کی گئیں لیکن ابھی یہ تحریک جاری ہے اور ہمیں اس میں حصہ لینے چلے جانا چاہیئے۔ اسلئے اس نوٹ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں

"پس افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس سلسلہ میں بہت سی باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹروں اور ٹیچروں کو رضاکارانہ طور پر خدمات پیش کرنے کی جو میں نے تحریک کی تھی اس سلسلہ میں شاید ایک بات رہ گئی تھی وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں ایسے ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی ڈاکٹر ہوں اور ایسے ٹیچروں کی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی وہاں کام کر سکیں یعنی وہ بی اے بی ایڈ یا بی ایس سی بی ایڈ ہوں۔ کیونکہ وہاں بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں مسلمان لڑکی تعلیم میں بہت پیچھے ..."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف فنون کے ماہر احمدی احباب کے ایڈریس بھجوائیں

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ نے اپنے زیر اہتمام پالی ٹیکنک طرز کا ایک ادارہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں ادارہ ھذا کو مختلف فنون میں مہارت رکھنے والے احمدی احباب کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ ان سے حسب ضرورت مشورہ وغیرہ لیا جا سکے۔ اس لئے ادارہ ھذا میں ایک مکمل فہرست، مختلف فنون کے ماہر احمدی احباب کی مرتب کرنا مطلوب ہے۔

امراء و صدر صاحبان مقامی جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی جماعتوں میں جو احباب کسی فن میں مہارت رکھتے ہوں ان کے اسماء گرامی ان کی علمی اور فنی قابلیت اور ان کے مکمل پتوں سے جن پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔ براہ مہربانی جلد تر مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ایسے ماہرین فن احباب اگر خود اپنے کوائف سے دفتر ھذا کو مطلع فرمائیں تو دفتر ہذا ان کا بہت ممنون ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

تقاریب رخصتانہ

محترم میجر محمد اسماعیل صاحب ایم اے ساکن ۲۱ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور کے صاحبزادے مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد سلیمان اسماعیل صاحب کی بارات مورخہ ۱۸/۱۱/۷۲ مکرم ملک ظہیر محمد خان صاحب کی کوٹھی ۱۷۱ ڈی ماڈل ٹاؤن میں گئی اور ان کی صاحبزادی مکرمہ عقیلہ پروین صاحبہ کا رخصتانہ ۴ بجے عمل میں آیا اور مورخہ ۱۹/۱۱/۷۲ کو میجر محمد اسماعیل صاحب موصوف نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں علاوہ احباب جماعت کے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

نیز اسی دن مکرم میجر لئیق احمد صاحب ابن مکرم ملک ظہیر محمد خان صاحب کی بارات محترم میجر محمد اسماعیل صاحب کی کوٹھی ۲۱ ڈی میں گئی اور ان کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ عاصمہ اسمٰعیل صاحبہ ایم اے کا رخصتانہ ۴ بجے عمل میں آیا۔ دوسرے دن مکرم ملک ظہیر محمد خان صاحب نے اپنے بیٹے میجر لئیق احمد صاحب ملک کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں علاوہ احمدی احباب کے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو شادیوں کو بابرکت کرے اور ہر دو خاندانوں کے لئے شیریں ثمرات کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عطاء الرحمٰن چغتائی ورکاہ فضل۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

خدام توجہ فرمائیں

خالد کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے خدام بھائیوں کے گرانقدر مشوروں کا ادارے کو انتظار ہے۔ آج ہی توجہ فرمائیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ آٹھ روپے ہے۔

کاغذ کی شدید گرانی کے پیش نظر ماہنامہ الفرقان کو بھی دیگر رسائل و جرائد کی طرح اپنی سالانہ قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے چنانچہ یکم جنوری ۷۳ء سے پاکستان کے لئے سات روپے سالانہ کی بجائے آٹھ روپے سالانہ مقرر ہو گیا ہے۔ جملہ خریدار اصحاب اسی حساب سے اپنا چندہ بھجوائیں۔ شکریہ۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار آج کل بعض ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے نیز میری والدہ صاحبہ بھی لمبے عرصے سے سر درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (فرخندہ قریشی ڈسکہ)

قرآن پاک اور اسلامی اقدار

بقیہ صفحہ ۳

اور یہ دنیوی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور آخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

سو اے پیاری بہنو ہمیں اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنا چاہیئے اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس کے لئے ان ذرائع کو اختیار کرنا چاہیئے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ نیک نیتی سے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنے والا ثواب سے محروم نہیں رہے گا بلکہ ہر ایک اپنے اپنے اعمال کے مطابق خدا تعالیٰ سے اجر پائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا
وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

(احقاف)

سب کو ان کے اعمال کے مطابق درجات ملیں گے اور یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔

ہماری روحوں اور ہمارے دلوں کی مکمل پاکیزگی صرف اور صرف قرآن کریم کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم کے فیوض و برکات کی کوئی حد نہیں اس کے ذریعہ ساری دنیا اور اس کی تہذیب کو جو مادی بنیاد پر قائم ہے چیلنج کرنے میں ہمیں تامل نہیں کرنا چاہیئے۔

قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ ہمیں معاشرہ میں کیسے رہنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے بڑوں کی عزت کرنی چاہیئے۔ دوسروں سے گفتگو کرتے ہوئے شائستگی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ معصوم جانوں کو نقصان پہنچانے سے بچنا۔ آپس میں گھل مل کر رہنا۔ دوسروں کے جذبات اور احساسات کا احترام کرنا۔ دوسروں کو اپنے سے کم تر نہ سمجھنا اور غیبت سے بچنا دوسروں کے عیوب تلاش کرنے سے پرہیز کرنا اور بدظنی سے اجتناب اختیار کرنا یہ سب قرآنی ہدایات ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم معاشرہ کو صاف اور ستھرا رکھ سکتے ہیں۔ اور ایسا ماحول پیدا کر سکتے ہیں جس میں امن اور آشتی ہو باہمی محبت و پیار ہو دنیوی عزتیں اور وجاہتیں ہمارے کام نہیں آئیں گے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ عزت کا سبب نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو متقی ہے۔ آئیں اور اس فرض کو پوری جرأت اور بہادری سے ادا کریں کیونکہ یہی لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض ہے۔

پیاری بہنو!

اس مبارک موقع پر میرا یہ پیغام ہے کہ اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ ہماری زندگی قرآن کی زندگی ہو۔ اور ہم قرآن کریم کے سنہرے اوراق کو دوسروں کے فائدہ کے لئے کھولیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آخری دم تک احمدیت اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا چوہدری غلام سرور صاحب ساکن علی پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان ۲ دسمبر کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تیس سال تک دماغی عارضہ سے بیمار رہے بیماری سے قبل کئی سال تک جماعت مقامی کے امام الصلوٰۃ رہے بہت نیک متقی انسان تھے موصی تھے اور جائداد کا حصہ وصیت کے معاً بعد ادا کر دیا تھا۔ نماز جنازہ میں مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ ملتان نے پڑھائی قریب کی بہت سی احمدی جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔ مرحوم کے پس ماندگان بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ دو بچے ابھی بہت چھوٹی عمر کے ہیں

احباب دعا فرمائیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے وہاں بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ڈاکٹر محمد خان چوہدری۔ جوہر آباد ضلع ملتان)

۲۔ خاکسار کا بچہ حمید احمد بعارضہ دل کراچی میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو مکمل اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ (سعید محمد حسین احمد نگر)

۳۔ میری بچی کی بیٹی خاندان کچھ دنوں سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے احباب بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد حنیف بی۔ اے دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

(بقیہ صفحہ اوّل)

دارالعلوم میں تندروں پر ہی حسب سابق روٹی تیار ہوتی رہی کیونکہ وہاں پر ابھی سوئی گیس نہیں پہنچی ہر روز جلسہ سالانہ شروع ہونے سے پہلے تمام مہمانوں کو جو اجتماعی قیام گاہوں کے علاوہ ربوہ کے تمام محلہ جات میں اور قریباً ہر ایک گھر میں موجود تھے کھانا کھلا دیا جاتا تھا۔ بیمار ہو جانے والے مہمانوں کے لئے پرہیزی کھانا تیار کرنے کی الگ نظامت موجود تھی۔ الغرض مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے ہر ممکن سہولت میسر کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اور اس کوشش میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اہل ربوہ نے بھرپور حصہ لیا۔ اہل ربوہ کے علاوہ باہر سے تشریف لانے والے بہت سے ایسے جواں ہمت مہمان بھی تھے جنہوں نے اپنی خدمات جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو پیش کیں۔ اور اس کے ماتحت وہ بھی دن رات خدمت کے مختلف کاموں میں مصروف رہے۔ اللہ تعالےٰ خدمت اور مہمان نوازی میں حصہ لینے والے سب احباب جماعت کو (جن میں عورتیں۔ مرد اور بچے بوڑھے اور نوجوان سبھی شامل تھے) اپنے پاس سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور خدمت میں جو کمی یا خامی رہ گئی ہو اسے آئندہ پوری کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

انتظامات جلسہ سالانہ کا جو حصہ جلسہ گاہ کی تعمیر اور جلسہ کے پروگرام اور سٹیج کے ٹکٹ وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے وہ نظارت اصلاح و ارشاد کے ذمے ہوتا ہے۔ چنانچہ ناظر اصلاح و ارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی زیر نگرانی یہ جملہ امور طے پائے۔ سٹیج اور گیلریوں کی تعمیر تو جلسہ سے کئی روز پہلے ہی شروع کر دی گئی تھی سٹیج کے دائیں اور بائیں طرف کچھ حصہ سامعین خاص کے لئے مخصوص کر دیا گیا اور ان کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا اس دفعہ سٹیج کے دائیں پہلو میں لوائے پاکستان اور بائیں طرف لوائے احمدیت لہرانے کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ جلسہ کے تینوں روز یہ دونوں جھنڈے برابر لہراتے رہے اور خدام الاحمدیہ باری باری ان کے نیچے کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہے۔ جلسہ گاہ کے تین طرف اس دفعہ بھی گیلریاں بنائی گئی تھیں۔

خواتین کا جلسہ سالانہ

احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب اور بابرکت رہا اس میں جس کثرت کے ساتھ خواتین شامل ہوئیں وہ بھی خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کا ایک کھلا نشان تھا۔ خواتین کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ جلسہ گاہ جو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے ملحق وسیع لان میں تیار کی گئی تھی بہت ہی ناکافی ثابت ہوئی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے جو خطاب فرمایا اس میں بھی آپ نے اس امر کا ذکر فرمایا اور آئندہ سال زیادہ وسیع اور کھلے میدان میں جلسہ منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مجموعی طور پر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی خواتین کی تعداد چالیس اور پینتالیس ہزار کے درمیان رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۷ دسمبر کی دوپہر کو خواتین کے جلسہ میں تشریف لا کر ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے سورۃ النصر کی روشنی میں بتایا کہ جب کثرت کے ساتھ لوگ حق کو قبول کرنے لگیں تو مومنین کی جماعت پر دو اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اوّل خدا تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرنا کہ اس نے اپنے وعدوں کو پورا کیا۔ دوم تربیت کی ذمہ داری جو ایسی صورت میں بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے مدد طلب کی جائے تاکہ وہ ہماری کمزوریوں پر پردہ پوشی فرمائے اور جو کمی بھی ہماری کوششوں میں باقی رہ جائے اسے خود پورا فرما دے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے احمدی خواتین کو بڑے ہی موثر انداز میں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر بننے کی اور مخلوق خدا کی زیادہ سے زیادہ بے لوث اور بے غرضانہ خدمت کرنے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایمان افروز خطاب کے علاوہ مستورات کے جلسہ سے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی خطاب فرمایا جس میں آپ نے دعا کی اہمیت اور اس کی برکات کو موثر رنگ میں واضح کرتے ہوئے اپنی تمام احمدی بہنوں کو دعا کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی نصیحت فرمائی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دو مرتبہ خواتین سے خطاب فرمایا۔ پہلے ۲۶ دسمبر کی دوپہر کو آپ نے تقریر فرمائی اور پھر جلسہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر کو مستورات سے الوداعی خطاب کرتے ہوئے انہیں اہم اور زریں نصائح سے نوازا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے ۲۷ دسمبر کو خلافت سے وابستگی اور فلاح دارین کے اہم موضوع پر تقریر فرمائی۔ خواتین مردانہ جلسہ گاہ کی بھی متعدد اہم تقاریر سے مستفیض ہوئیں۔ کیونکہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ابلاغ کا انتظام کیا گیا تھا جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے۔ خواتین کے جلسہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف پاکستان کے کونہ کونہ سے بکثرت احمدی خواتین شامل ہوئیں بلکہ متعدد بیرونی ممالک سے بھی احمدی بہنیں اس موقعہ پر تشریف لائی ہوئیں تھیں ذیل میں صرف ان ممالک کا نام درج کیا جاتا ہے جہاں کی احمدی بہنوں کو جلسے میں شمولیت کے لئے سٹیج ٹکٹ دیا گیا۔ انگلستان۔ ڈنمارک۔ امریکہ۔ افریقہ کے مختلف ممالک۔ انڈونیشیا۔ کینیڈا۔ عراق۔ کویت۔ سعودی عرب۔

(باقی)

امراء صاحبان فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۷۲ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ امراء صاحبان ہر تحصیل میں پندرہ دن کے اندر اندر اشاعت قرآن مجید کے لئے دو ہزار روپیہ جمع کریں۔ جن امراء صاحبان کی طرف سے رقم دفتر ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم کو پہنچی ہے اور انہوں نے اس کے قرآن مجید وصول کر لئے ہیں۔ ان کے اسماء اخبار الفضل میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ باقی امراء صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں روپیہ جمع کر لیا ہوگا چونکہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی والہانہ طور پر لبیک کہتا ہے۔ پس ایسے امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جمع شدہ رقم فوراً ادارہ طباعت و اشاعت میں بھجوا کر قرآن مجید حاصل کر لیں۔ اور جن امراء صاحبان نے ابھی رقم جمع نہیں کی وہ فوری طور پر اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں کے حقدار بنیں۔

(مینیجنگ ڈائریکٹر ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم)

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰ دسمبر ۷۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد ناصر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ بلاد افریقہ نے میری ہمشیرہ عزیزہ رفیعہ سلطانہ بنت چودھری سلطان احمد صاحب سماعیلہ ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ عزیزم محمد ظفر اللہ خان ابن چوہدری محمد خان صاحب حال متعلم آئی سی اے لندن سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف ناصر۔ شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ متصل پارکر)

ولادت

برادرم مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود حال سیرالیون کو اللہ تعالےٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ محترم پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب کی پوتی اور مکرم رشید احمد خان صاحب ضلع دار کی نواسی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو لمبی عمر دے نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (حبیب الرحمٰن لیکچرر التعلیم الاسلام کالج ربوہ)

SOHRAB
پاکستان کا نمبر 1 سائیکل
سہراب
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵